اردو اکادمی، دہلی کی جانب سے پرانا سیلم پور میں شاندار کل ہند مشاعرہ کا انعقاد

اردو اکادمی کی خدمات قابل ستائش۔کمار وشواس

نئی دہلی۔4۔جون

اردو اکادمی دہلی کے زیر اہتمام پرانا سیلم پور گلی نمبر چار میں ''کل ہند مشاعرے'' کا انعقاد کیا گیا۔مشاعرے میں بطور مہمان خصوصی معروف ہندی کوی اور عام آدمی پارٹی کے سینئر رہنما ڈاکٹر کمار وشواس نے شرکت کی جب کہ مقامی ایم ایل اے انل باجپئی بھی بطور مہمان موجود تھے۔مشاعرے کا باضابطہ آغاز شمع روشن کرکے کیا گیا۔

افتتاحی کلمات پیش کرتے ہوئے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر کمار وشواس نے کہا کہ یہاں موجود بیشتر شعرا کرام میرے ساتھ مختلف ممالک میں مشاعروں میں رہتے ہیں۔تقسیم کے بعد سازش ہوئی کہ اردو کو مسلمانوں اور ہندی کو ہندوؤں کی زبان بنادیا جائے لیکن سیکولر ہندو اور مسلمانوں نے اس زبان کو پروان چڑھانے میں بھرپور تعاون کیا اور یہ زبان آج دنیا میں انگریزی کے بعد سب سے زیادہ بولی اور پسند کی جانے والی زبان بن گئی۔انہوں نے مزید کہا کہ عالمی شہرت یافتہ شاعر ڈاکٹر ماجد دیوبندی کو حکومت دہلی نے جب سے اردو اکادمی کا وائس چیئرمین بنایا اس کے بعد سے مستقل اکادمی ترقی کی راہ پر گامزن ہے جس کے لیے ماجد صاحب قابل مبارکباد ہیں۔حکومت نے کبھی بھی اردو کے فروغ کے لیے کام کرنے پر پابندی نہیں لگائی بلکہ حکومت کا تو موقف رہا ہے کہ آپ اردو کے لیے جو بھی کام کریں گے بجٹ میں کسی قسم کی کمی نہیں آنے دے گی۔اردو زبان کے سامنے چیلنجیز ہیں جو اردو کو تباہ کرنا چاہتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہونے دیا جائے گا۔یہ ملک عشق و محبت سے چلتا ہے، زور زبردستی سے نہیں چل سکتا۔اردو وہ زبان ہے جو عشق سکھاتی ہے اور میں نے جب عشق کیا تو اردو میرے کام آئی۔اردو نفرتوں کے سوداگروں سے لڑنے کا ہتھیار ہے۔میں شعرا کرام سے التماس کروں گا کہ آپ مایوسی کی شاعری قطعی مت کیجئے بلکہ انقلاب اور حوصلے کی شاعری کیجئے۔عوام کی بے حد فرمائش پر انہوں نے ترنم سے اپنا ہندی اور ررردو کا کلام بھی سنایا۔

گاندھی نگر کے ایم۔ایل۔اے انل باجپئی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر ماجد دیوبندی جب سے اکادمی کے وائس چیئرمین بنے ہیں تب سے اکادمی ترقی کررہی ہے اور اکادمی کی فعالیت میں اضافہ ہوا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ماجد صاحب جیسے لوگ اکادمی کے لیے ایک نعمت ہیں جو ہمہ وقت اردو اکادمی کو ترقی کی راستے پرلے جارہے ہیں۔مجھے خوشی ہے کہ آج میری اسمبلی میں مشاعرے کا انعقاد عمل میں آیا ہے۔اس مشاعرے میں بطور مہمان خصوصی بین الاقوامی شاعر ڈاکٹر کمار وشواس موجود ہیں جس سے اس مشاعرے کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ملک کی آزادی میں بلاتفریق تمام مذاہب کے لوگوں نے شرکت کی ہے، ہندوؤں کے ساتھ مسلم مجاہدین آزادی کی قربانیوں کو کبھی بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔جس روز ہندو مسلم کا رشتہ ٹوٹ جائے گا اسی روز ہمارا ملک بھارت بھی ٹوٹ جائے گا۔

قبل ازیں اردو اکادمی دہلی کے وائس چیئرمین ڈاکٹر ماجد دیوبندی نے خیر مقدمی کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہا گر یہ ملک باقی نہیں رہے گا تو ہم بھی باقی نہیں رہیں گے۔انہوں نے کہا کہ ہندستان کی مٹی میں یک جہتی کی خوشبو ہے۔ہم دیر تک دشمنی کے ماحول میں نہیں رہ سکتے۔کمار وشواس کی آمد کا مطلب واضح ہے کہ وہ بلاتفریق تمام مذاہب کے ساتھ ہیں اور اردو کے ساتھ بھی ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ نو مہینے کے مختصر سے وقت میں ہم نے دہلی میں تقریباً ۵۰۰ شعرا کو کلام پڑھوایا ہے اور ان کے اعزازیے میں بھی اضافہ ہوا تا کہ اردو کی یہ شمع گلی گلی روشن کی جاسکے جو پورے ہندستان میں ریکارڈ ہے۔اردو اکادمی کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر ماجد دیوبندی نے کہا کہ ہم نے بہت کچھ کیا ہے لیکن اور زیادہ خدمت کرنے کا ہمارا جذبہ ہے جو انشاء اللہ پورا کیا جائے گا۔وائس چیرمین نے کہا کہ ہم نے آتے ہی ادباء کے وظائف کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر کے بچوں سے رقم نہ وصول کرکے انہیں بھی وظیفہ دینا شروع کردیا ہے۔ساتھ ہی ان کی تعداد میں بھی اضافہ کیا ہے جو اب پچاس ہوگئی ہے۔انہوں نے وزیراعلیٰ اروند کیجریوال، وزیر ثقافت والسنہ کپل مشرا اور کمار وشواس کا شکریہ ادا کیا کہ ان کے تعاون سے اردا اکادمی اردو کے فروغ کے لیے کچھ کرنے کے میں کامیاب ہوسکی۔مشاعرہ رات دس بجے شروع ہوکر صبح فجر کی اذان تک چلا جس میں ہزاروں کی تعداد میں سامعین نے لطف اٹھایا اور کامیابی کے ساتھ اختتام تک پہنچا۔علاقے کے اہم لوگوں کے علاوہ گورننگ کونسل کے ممبران ڈاکٹر عرفان احمد، حاجی ارشاد، مطلوب احمد اور خالد سیفی کے علاوہ عام آدمی پارٹی دہلی مائنارٹی ونگ کے صدر فیروز احمد، دہلی اسٹیٹ مائنارٹی کارپوریشن کے شکیل ملک اور عام آدمی پارٹی مائنارٹی ونگ کے طاہر حسین وغیرہ نے شرکت کی۔مشاعرے کی صدارت ڈاکٹر ماجد دیوبندی نے کی۔افتتاحی پروگرام کی نظامت اطہر سعید نے کی جب کہ مشاعرے کی نظامت ابرار کاشف کر رہے تھے۔

شعرا کرام کے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں:

یہ نیا عدلِ جہاں گیر ہمارے لیے ہے
جرم کوئی کرے زنجیر ہمارے لیے ہے
اظہر عنایتی

اللہ مرے رزق کی برکت نہ چلی جائے
دو روز سے گھر میں کوئی مہمان نہیں ہے
ڈاکٹر ماجد دیوبندی

دل کی بستی میں اجالا ہی اجالا ہوتا
کاش تم نے بھی کسی درد کو پالا ہوتا
اشوک ساحل

ہمیں تو زندگی کے تجربوں نے یہ سکھایا ہے
ارادے ہوں جواں تو منزلیں ٹھوکر میں رہتی ہیں
جوہر کانپوری

صداقتوں کی حفاظت میں سر دیے جس نے
خدا کا شکر کہ میں ایسے خاندان میں ہوں
کوثر کیرانوی

بھولنا مت اپنے گھر کی روشنی کو دیکھ کر
قبر کے تاریک کمرے میں سکندر قید ہے
الطاف ضیا

چاند بھی خیالی ہے کہکشاں خیالی ہے
میں نے ایک نئی دنیا دشت میں بسائی ہے
رضا کھتولوی

کتنا آسان ہے چپکے سے کہیں بم رکھنا
کتنا مشکل ہے کسی زخم پہ مرہم رکھنا
منّان فراز

اتنا ترسایا ہے شادی کی تمنا نے مجھے
اب تو ہر شخص مجھے اپنا سُسر لگتا ہے
سجاد جھنجھٹ

وطن بچانے کا وقت ہے یہ مکاں بچانے کی فکر چھوڑو
مرے بھی ہاتھوں میں دے دو پرچم مرے بزرگو حنا سے پہلے
شبینہ ادیب

میری بھیگی ہوئی پلکوں کی طرف مت دیکھو
ہر کسی کو کہاں اندازۂ غم ہوتا ہے
ترنم کانپوری

میرا غرورِ حسن دغا دے گیا مجھے
وہ حوصلہ کسی کی پذیرائیوں میں تھا
ریحانہ شاہین

یہاں تو سارے دریاؤں پہ پہرا دوسروں کا ہے
چلو اب پیاس کی خاطر کوئی درا اٹھا لائیں
جاوید قمر

سارے عالم کے مناظر ہیں نظر میں لیکن
اس کی تصویر سے بہتر نہیں تصویر کوئی
شاہد انور

اردو کی بدحالی کا جو رونا روتے رہتے ہیں
ان کے اپنے گھر میں آتا اردو کا اخبار نہیں
جتیندر پرواز

ہم چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پا رہے ہیں اختر
گھر جل رہا ہے اور سمندر قریب ہے
اختر حسین

سفر کی ابتدا نہیں یہ کیسا ماجرا ہوا
یہ کیسے دوست ہیں میرے جو راستہ بدل گئے
صبا عزیز

محبت نام رکھوں گا نہ خوشبو نام رکھوں گا
اگر بیٹی خدا نے دی تو اردو نام رکھوں گا
ابرار کاشف

اِن اجالوں کو دنیا میں لاکر چین سب کا تباہ کردیا
نیکیاں کرتے کرتے کسی نے کتنا بھاری گناہ کردیا
سلیم سوہانوی